بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ احسان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج بھی حضور کو پاؤں میں نقرس کے درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا صحت فرمائیں۔

مکرم مولوی عبد السلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بڑی اہلیہ صاحبہ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج دوپہر کو مکرم رفیع الزمان صاحب نے اپنے بیٹے سیکنڈ لفٹیننٹ وقیع الزمان صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔

جلد ۳۲ | ۴ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۴ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۳۰

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کیلئے دعا

فرمودہ ۱۰ اپریل ۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

فرمایا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں تشریف لے گئے۔ تو اپنی والدہ صاحبہ کے مزار پر بھی گئے۔ لکھا ہے۔ کہ کوئی ایک ہزار فوجی صحابی آپ کے ساتھ تھے۔ وہاں آپ مزار پر دیر تک کھڑے ہو کر دعا فرماتے رہے اُس دعا میں آپ پر اس قدر رقت غالب تھی کہ صحابہ رضؓ کہتے ہیں۔ ہم نے کبھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کا اتنا اثر ہوا۔ کہ وہ سارے صحابی جو قریبًا ایک ہزار تھے۔ وہ بھی نہایت ہی بے قراری کے ساتھ رونے لگ گئے۔ اُدھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حدیثوں میں یہ بھی آتا ہے۔ کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا۔ میں نے اپنی والدہ کے متعلق دعا کرنی چاہی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھے اس کی اجازت نہیں دی۔ اس سے طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی والدہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا کی اجازت ہی نہیں تھی۔ تو پھر آپ فتح مکہ کے موقعہ پر ان کے مزار پر کیا دعا کرتے رہے پھر تو وہاں جانا بھی بے فائدہ تھا۔ اور دعا کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہ تھا۔ مگر باوجود اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں دعا کی اور بڑی دیر تک کی۔ اور پھر ایسی رقت اور تضرع کے ساتھ کی۔ کہ صحابہ کہتے ہیں۔ ہم نے کبھی آپ کو اتنا روتے نہیں دیکھا۔ چنانچہ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ ان پر بھی رقت طاری ہوئی۔ اور وہ بھی گریہ وزاری کرنے لگ گئے۔ پس یہاں یہ ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کیا چیز تھی۔ جس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے رہے۔ کیونکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں دعا کرنے کا کوئی موقعہ نہیں تھا۔

میں نے اس پر غور کیا۔ تو میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ یہ حسن طلب کا ایک طریق تھا جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فائدہ اٹھایا۔ گو یا صرف یہی چیز نہیں ہوتی۔ کہ انسان جب کسی کی قبر پر جائے۔ تو اس کے متعلق دعا کرے۔ بلکہ بسا اوقات وہ موقعہ دعا کی تحریک کا موجب بن جاتا ہے۔ یعنی وہ موقعہ خیالات میں ایک تہیج پیدا کر دیتا اور طبیعت میں ایک خاص قسم کا جوش پیدا کر دیتا ہے۔ اسوقت مختلف خیالات انسانی قلب میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا چلا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ واقعہ میں ایک نہایت ہی رقت کا مقام تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے لئے تمام دنیا کو چھوڑا۔ ساری دنیا سے لڑائی کی اور تیرہ سال تک متواتر بڑے بڑے مصائب اور مشکلات میں پڑ کر مکہ والوں کو ہدایت کی طرف بلایا۔ اور بہت سے لوگ گو وہ مکہ کی آبادی کے لحاظ سے قلیل ہی تھے۔ مگر بہرحال درجنوں سے کم نہ تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ اور آپکی شب و روز تلقین کے نتیجہ میں اسلام میں داخل ہوئے۔ اور نیک اور متقی بنے۔ پھر وہ اسلام کا پیغام اپنے ساتھ لے کر مدینہ پہنچے اور وہاں اللہ تعالےٰ نے ان کے ذریعہ انصار کی ایک جماعت پیدا فرما دی۔ گویا مکہ اور مدینہ دونوں میں اسلام کی داغ بیل شروع ہو گئی۔ مکہ والوں نے جب دیکھا۔ کہ وہ اسلام جس کو مٹانے کیلئے دن رات کوششیں کر رہے تھے۔ پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ تو انہوں نے مسلمانوں کو سخت سے سخت اذیتیں دینی شروع کیں۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دے دی۔ اور مسلمان وہاں سے بھاگنے شروع ہوئے۔ اور مہاجرین کی ایک خاصی تعداد مدینہ میں جمع ہو گئی۔ آخر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مکہ چھوڑنا پڑا۔ اور آپ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے۔ پھر خدا نے آپ کو یہ موقعہ عطا فرمایا۔ کہ آپ فاتحانہ حیثیت میں مکہ میں داخل ہوئے۔ لوگوں کو بلایا۔ اور فرمایا تم بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ ہم اس سلوک کے آپ سے خواہشمند ہیں۔ جو یوسف نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا تو لا تثریب علیکم الیوم۔ جاؤ میں تم سب کو چھوڑتا ہوں۔ تو جہاں تک شوکت کا تعلق ہے۔ جہاں تک فتوحات کا تعلق ہے جہاں تک اسلام کے غلبہ کا تعلق ہے۔ ایسا فعل آپ کے ہاتھ سے سرزد ہوا۔ کہ ہر تعصب سے خالی انسان سمجھ سکتا تھا۔ کہ یہ انسان کا کام نہیں بلکہ جو کچھ ہوا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت اور اس کی طاقت سے ہی ہوا۔ بلکہ ابھی یہ شوکت بھی حاصل نہیں ہوئی تھی اور کام کا ابتداء ہی تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ ما رمیت اذ رمیت و لٰکن اللہ رمٰی۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بدر کی جنگ میں جب تو نے کنکروں کی مٹھی کفار کی طرف پھینکی تھی۔ تو وہ تُو نے نہیں پھینکی تھی۔ بلکہ خدا نے پھینکی تھی۔ اس مٹھی کے ساتھ ہی آندھی اٹھی۔ جس نے جنگ کا نقشہ پلٹ کر رکھ دیا۔ پس یہ فتح بھی کسی انسانی تدبیر کا نتیجہ نہیں تھی۔ اور یہ فتح اس لحاظ سے کہ مسلمان کمزور تھے۔ اور ان کا دشمن طاقتور تھا۔ ان کے پاس لڑائی کے پورے ہتھیار نہیں تھے۔ اور دشمن مسلح تھا۔

غربا کے لئے غلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مخلصین کو جلد اس طرف توجہ کرنی چاہیئے

ایڈیٹر - غلام نبی

اسلام اور مسلمانوں کی پہلی فتح تھی۔ لیکن مکہ کی فتح نے تو حالت ہی بدل دی۔ اور سارا عرب اسلام کا لوہا مان گیا۔ پس بدر کی فتح پر اگر مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی کہا گیا۔ تو فتح مکہ یقیناً اس فتح سے ہزاروں گُن زیادہ تھی۔ بے شک تین سو تیرہ آدمی کا ایک ہزار لشکر پر فتح حاصل کر لینا ایک غیر معمولی بات ہے۔ اور غیر معمولی حالات میں ہی ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ فتح ایسی نہیں جس کی اور نظیریں نہ مل سکتی ہوں۔ اور بھی دنیا میں ایسی مثالیں نظر آتی ہیں جب قلیل جمعیت والے کثیر التعداد دشمنوں پر غالب آگئے۔ مگر وہ شدید مخالفت جو مکہ والوں نے کی۔ اور وہ متواتر اور پے در پے کوششیں جو اسلام کو مٹانے کے لئے انہوں نے کیں۔ ان کوششوں کے باوجود مکہ والوں کا اسلام کے مقابلہ میں ہر میدان میں شکست کھانا۔ اور آخر ان کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ماتحت آجانا اور آپ کا مکہ فتح کر لینا یقیناً ایک ایسی چیز تھی۔ جس پر ہر انسان کہہ سکتا تھا کہ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔

پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا۔ اور آپ اپنی والدہ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ تو ایک طرف تو آپ کو یہ نظر آیا۔ کہ میرے ذریعہ سے ہزاروں ہزار گھر جو کفر اور شرک سے بھرے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے نور سے بھر دیا۔ انہیں اپنے قرب میں جگہ دی۔ انہیں ہدایت کے راستہ پر قائم کیا۔ اور انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہاں تک کہ ابوجہل جیسے دشمن اسلام کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رویا میں دیکھا۔ کہ اس کے لئے جنت کے انگور کا خوشہ دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ رویا دیکھا تو خواب میں ہی آپ گھبرا گئے۔ اور آپ کے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ خدا کے نبی کا مقام بھی اسی جنت میں ہو۔ اور اس کے دشمن کا مقام بھی اسی جنت میں ہو۔ مگر جب ابوجہل کا بیٹا عکرمہ مسلمان ہوا۔ تو اس وقت آپ نے فرمایا میری اس خواب کی تعبیر یہی تھی۔ اور ابوجہل کو جنت کے انگور کا خوشہ دیا جانا یہی مفہوم رکھتا تھا۔ کہ اس کا بیٹا اسلام میں داخل ہو جائیگا۔ پس ابوجہل کے گھر میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ خدا کا نور آگیا۔ عتبہ اور شیبہ اور ولید کے گھروں میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ خدا کا نور آگیا۔ چنانچہ حضرت خالد اسی ولید کے بیٹے تھے۔ جو اسلام کا شدید ترین دشمن تھا۔ عاص جیسے شریر انسان کے گھر میں بھی خدا کا نور پہنچا۔ اور عمرو بن العاص اور ان کے بھائی جیسے اسلام کے جاں نثار خدام ظاہر ہوئے۔ اور انہوں نے اسلام کے لئے بڑی بڑی فتوحات کیں۔ مگر وہ شخص جو اس سارے نور کے لانے کا موجب ہوا۔ اسے خدا نے یہ کہہ دیا۔ کہ تجھے اپنی والدہ کے متعلق دُعا کرنے کا کوئی حق نہیں۔ گویا خدا نے بتا دیا۔ کہ بندہ بندہ ہی ہے۔ اور خواہ میرے قرب میں وہ کس قدر بڑھ جائے۔ پھر بھی میرے حکم کے مقابلہ میں وہ کچھ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(اس موقعہ پر مؤذن نے عشا کی اذان دینی شروع کر دی۔ حضور نے فرمایا۔ اذان دینے والے کو بعد میں سمجھا دیں۔ کہ یہ ادب کے خلاف ہے کہ گفتگو کے دوران میں ہی اذان شروع کر دی جائے۔ جب بات ختم ہو جائے۔ اس وقت اذان دینی چاہیئے)

اذان کے بعد سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا

جب اللہ تعالےٰ نے اس طرح آپ پر اپنے استغنا کا اظہار کیا۔ تو آپ پر اپنی بے بسی اور کمزوری ظاہر ہو گئی۔ کہ ایک طرف تو خدا تعالےٰ نے مجھ سے ایسا کام لیا۔ کہ ملک کا ملک میرے ذریعہ سے ہدایت پر آگیا۔ شدید ترین دشمن اسلام پر ایمان لا کر اللہ تعالےٰ کے قرب میں بڑھ گئے۔ بڑے بڑے صنادید میرے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کے انوار سے حصہ لے گئے۔ مگر دوسری طرف میری یہ حالت ہے۔ کہ میری اپنی ماں ہے مگر خدا کہتا ہے۔ میں اسے ابھی بخشنے کے لئے تیار نہیں۔ تجھے اس کے لئے دعا کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ میں سمجھتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنی اس بے بسی کا مشاہدہ کیا۔ تو دوسرا کام جو آپ کے ذمہ تھا۔ اور جس کو سرانجام دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تھا۔ اس کے لئے آپ نے دعا مزنانی شروع کر دی۔ اور گو آپ نے اپنی والدہ کی قبر پر کھڑے ہو کر ہی دعا کی۔ مگر خیالات کی رَو اس طرف چلی گئی۔ کہ میں کس قسم کا بے بس انسان ہوں کہ ایک طرف تو ہزاروں لوگوں کو خدا میرے ذریعہ جنت میں لے گیا۔ اور دوسری طرف جہاں میرا ذاتی کام تھا۔ وہاں مجھے حکم دے دیا گیا۔ کہ میں اس کے لئے دُعا تک نہ کروں۔ جب آپ کے دل اور دماغ میں یہ خیالات موجزن ہوئے تو میں سمجھتا ہوں۔ اس وقت آپ کو یہ نظر آیا۔ کہ میرے سامنے بڑے بڑے کام ہیں۔ ساری دنیا کی ہدایت ساری دنیا کی اصلاح اور ساری دنیا کی ترقی کا کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اگر اس کام میں خدا کی تائید میرے ساتھ نہ ہو۔ اور اسکا فضل لوگوں کے قلوب کی آپ ہی اصلاح نہ کرے۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ پس اس موقعہ نے آپ کے دل میں مستقبل کے کام کے متعلق جو تحریک پیدا کی۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ نے اس کے لئے دعا کی کہ اے خدا میں کہاں اتنا کام کر سکتا ہوں۔ تو ہی ہے جو اپنے فضل سے اس کام کو انجام تک پہنچا دے۔ پس آپ کی یہ دعا اپنی والدہ کے متعلق نہ تھی۔ بلکہ اپنی امت کے متعلق تھی کہ خدایا یہ سب میرے روحانی بیٹے ہیں تو اپنے فضل سے ان کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے دل اپنے نور سے بھر دے۔ اگر میں اپنی ماں کو نہیں بچا سکا۔ تو کم سے کم اپنے بچوں کو تو تیرے عذاب سے بچا لوں۔

فرمایا میرے دل میں بعض دفعہ خیال آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی والدہ کے متعلق دعا کرنے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو روکا ہے ہمیں تو نہیں روکا۔

پھر فرمایا آج ہی مغرب کی نماز کے بعد سنتوں میں مجھے خیال آیا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ کسی کی دعا سن کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کو بخش دے۔ تو یہ اس شخص کے لئے ایک ایسی نیکی ہوگی۔ کہ دنیا کی شاید ہی کوئی اور نیکی اسکا مقابلہ کر سکے۔

فرمایا آج جس وقت مجھے یہ خیال پیدا ہوا اس وقت میری قوت متخیلہ نے یہ نظارہ میرے سامنے کھڑا کر دیا۔ کہ اگر یہ حدیثیں درست ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کے لئے دعا کی اجازت نہیں ملی۔ اور اگر میرا خیال درست ہے۔ کہ اس صورت میں بھی ممکن ہے کہ یہ مناہی ایک عرصہ کے لئے ہو۔ اور اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ کے کسی خوش قسمت انسان کے لئے یا بعض افراد کے لئے یہ سعادت مقرر کر رکھی ہو۔ کہ اپنے منجی اور نجات دہندہ کی والدہ کے لئے دعائیں کرتے کرتے ایک دن ان کی نجات کا وعدہ اپنے رب سے لے لیں۔ تو جس دن آپ کی والدہ اپنے بچے ہمارے آقا سے کہیں محمدؐ میں بھی آگئی۔ وہ کس قدر بابرکت گھڑی ہوگی۔ اور ان دعا کرنے والوں کی روحیں کس طرح خوشی سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجرموں کی طرح حیا سے آنکھیں نیچی کئے کھڑی ہونگی۔ کیونکہ حقیقی بڑے کاموں میں انسان خوشی سے اچھلتا نہیں

تعلیم الاسلام کالج قادیان

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جاچکا ہے۔ تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ شروع ہوچکا ہے۔ داخلہ کے لئے آخری تاریخ ۸ جون ہے۔ کالج میں داخل ہونے والے طلباء جلد سے جلد پہنچ جائیں ۔

مرزا ناصر احمد پرنسپل

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن ۹ اپریل کی چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں

ایام زیر رپورٹ میں چرچ کے سات اخبارات و رسائل کے ایڈیٹروں کو "اسلام" کے نسخے برائے ریویو بھیجے۔ سوسائٹی فار دی سٹڈی آف ریلجنز کی طرف سے جو سہ ماہی رسالہ شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر نے وعدہ کیا۔ کہ وہ اس پر ریویو شائع کرینگے۔ پارلیمنٹ کے بعض ممبروں کو بھی اسلام کے نسخے بھیجے گئے۔

The People ہفتہ وار اخبار میں معراج کے متعلق غلط بیانی کی گئی تھی۔ اسکے متعلق ایڈیٹر کو خط لکھا۔ کہ نامہ نگار نے جو کہانی قرآن کریم کی طرف منسوب کرکے لکھی ہے۔ وہ قرآن مجید میں کہیں مذکور نہیں۔ نامہ نگار کو چاہیئے۔ کہ یا تو وہ قرآن مجید کی سورۃ اور آیت بتائے۔ یا اپنے غلط بیان کی تصحیح کرے۔

شاہ یوگوسلاویہ

یوگوسلاویہ کے بادشاہ پیٹر اول کی شادی شاہزادی الیگزنڈرا سے ہوئی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے مبارکباد کا تار دیا گیا۔ جس کے جواب میں پرائیویٹ سیکرٹری نے بادشاہ اور ملکہ کیطرف سے بذریعہ تار شکریہ ادا کیا۔ اس شادی کی تقریب پر انہیں کلیریج ہوٹل میں ریسپشن دیا گیا۔ جس میں میں بھی مدعو تھا۔ مسلمانوں میں سے صرف میں ہی اکیلا وہاں تھا۔ منتظمین نے کنگ پیٹر سے مجھے انٹروڈیوس کرایا۔ نیز یوگوسلیو منسٹر آف ٹرانسپورٹ سے بھی گفتگو ہوئی۔ مسٹر ڈسن جو ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر رہ چکے ہیں۔ ان سے نیز دو سرداروں سے ملاقات ہوئی

ہائیڈ پارک میں مباحثہ

برادر عبدالعزیز صاحب نے ہائیڈ پارک میں ایک عیسائی لیکچرار مسٹر گرین سے سوالات کئے۔ اور ان سے مباحثہ طے کیا۔ مسٹر گرین چونکہ مسیح کی الوہیت کا قائل نہیں۔ صرف نبی مانتا تھا۔ اس لئے میں نے ان سے کہا چونکہ آپ مسیح کو صرف نبی مانتے ہیں۔ اور ہم بھی انہیں نبی تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق اختلاف رہ جاتا ہے۔ لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے لئے جو پیشگوئیاں بائیبل میں پائی جاتی ہیں۔ ان پر بحث ہو۔ میں پیشگوئیاں پیش کرونگا۔ آپ تردید کریں۔ کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر صادق نہیں آتیں۔ یا یہ کہ ان کا مصداق مسیح ہے۔ کل وقت مباحثہ دو گھنٹے قرار پایا۔ اور تقریر پندرہ پندرہ منٹ کی۔ چنانچہ گذشتہ ۱۶ اپریل کو چھ بجے شام سے ۸ بجے تک مباحثہ ہوا۔ میں نے تین پیشگوئیاں ذکر کیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انہیں چسپاں کیا۔ استثنا باب ۱۸ کی پیشگوئی میں جن سات علامات کا ذکر ہے۔ ان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پورا ہونا ثابت کیا۔ مسٹر گرین نے اپنی تقریر میں اسکو مسیح پر چسپاں کرنے کی کوشش کی۔ اور مسیح کے متعلق [illegible] بیان کیں۔ میں نے جواب میں کہا۔ کہ ان کو ہم نبی مانتے ہیں۔ انکی نبوت تو آج زیر بحث ہی نہیں۔ اس لئے غلط مبحث سے بچنے کے لئے مسٹر گرین کو چاہیئے۔ کہ وہ میری پیشگوئیوں پر بحث کریں۔ پھر میں نے چھ وجوہ بیان کیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح اس پیشگوئی کے مصداق نہ تھے۔ وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکا۔ مباحثہ کے اختتام پر حاضرین نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ اس میں حضرت مسیح موعود کی آمد اور مسیح کے صلیبی موت نہ مرنے کا بھی ذکر آیا۔ ایک انگریز نے دریافت کیا۔ کہ آپنے یہ ذکر کیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی نبی آیا ہے۔ لیکن مسلمان تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے بعد نبیوں کا آنا بند سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا یہ ان کی غلطی ہے۔ نبوت ایک نعمت ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روحانی نعمتوں کا دروازہ بند کرنے کے لئے نہیں آئے تھے بلکہ کھولنے کے لئے آئے ہیں۔ ان کی اتباع سے نبوت کا انعام بھی مل سکتا ہے۔ اس نے کہا That is a very good idea کہ یہ تو بہت ہی عمدہ خیال ہے۔ مباحثہ کے اختتام پر حاضرین میں سے بعض نے علی الاعلان کہا کہ ہم آپکو مبارکباد دیتے ہیں you have done very well کہ آپنے بہت اچھا مباحثہ کیا۔ مسٹر گرین جواب نہیں دے سکا۔ حاضرین میں سے بعض کو مزید تحقیقات کا شوق ہوا۔ چنانچہ ان میں سے مسٹر ٹامس اور ان کی لڑکی لنڈن کے مشرقی حصہ سے مسجد میں تشریف لائے۔ اور انہوں نے مباحثہ کا ذکر کرکے کہا۔ کہ ہم نے ایسی باتیں پہلے نہیں سنی تھیں۔ مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے متعلق بھی اس نے کہا۔ کہ یہ خیال عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ مزید لٹریچر چاہتا ہوں۔ ان سے ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی اور انہیں لٹریچر دیا گیا۔

ایک احمدی دوست

اخویم سیٹھ محمد اعظم صاحب کے ماموں زاد بھائی عزیزم اکبر حسین احمد صاحب جو بیون بوائز سکیم کے ماتحت ٹیکنیکل ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے انگلستان آئے ہیں۔ گذشتہ اتوار کو مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ ایک روز قیام کیا۔ اور باغیچہ وغیرہ کی درستی کے متعلق بھی مدد دی۔ نیز انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ہر اتوار کو مسجد آیا کریں گے۔

خیر مقدم مصلح موعودؑ

مکرم شیخ قربان علی صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ نے اپنی ایک نظم مندرجہ بالا عنوان سے ارسال کی ہے۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ شیخ صاحب موصوف کا خاندان پرانا صحابہ کا خاندان ہے۔ چونکہ شیخ صاحب نے ابھی تک بیعت خلافت نہیں کی۔ اس لئے دعا ہے کہ خدا کرے ان کی ہدایت کا بھی سامان ہو۔

ٹھنڈی ٹھنڈی پھر ہوا آنے لگی — پھر بہارِ جاں فزا آنے لگی
غنچہ ہائے گلشن امید کے — پھر چٹکنے کی صدا آنے لگی
مژدہ باد اے ہم صفیرانِ چمن — عندلیبِ خوش نوا آنے لگی
مصلح موعود کی تھی جو خبر — سامنے اب برملا آنے لگی
آسماں سے گویا اترا ہے خدا — روحِ حق سے یہ ندا آنے لگی
خارقِ عادت ہے بے شک یہ نشاں — چشمِ حق بیں میں ضیا آنے لگی
فتح آخر مل گئی محمود کو — رحمتِ حق برملا آنے لگی
دُردِ آشامِ زمانہ ہیں کہاں — صاف ہے از آشنا آنے لگی
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا — ہر طرف سے یہ صدا آنے لگی
بول بالا مصلح موعود کا — جس کے لب سے یہ صدا آنے لگی
عیسیٰ موعود اور اس کا مثیل ہوں — فضل و احساں کی ہوا آنے لگی
ہوں محمد بھی خدا کے فضل سے — کیا نوید جاں فزا آنے لگی
شکر للہ غیرتِ حق جوش میں — بہرِ اربابِ صفا آنے لگی
جس کو دنیا کہہ رہی تھی مفتری — اس کو تائید خدا آنے لگی
قربِ روزِ بدر موعود آگیا — اب شریروں کی قضا آنے لگی
للہ الحمد امرِ حق پورا ہوا — شامت اہلِ جفا آنے لگی
چین و یورپ میں جو تھی ہنگامہ خیز — اس طرف بھی وہ بلا آنے لگی
ہند کی نوبت بھی آپہونچی قریب — وہ وبائے فتنہ زا آنے لگی
زار کو جو کر چکی باحالِ زار — وہ ہمیں دینے عصا آنے لگی
دور ہو جائیں گی ساری ظلمتیں — نورِ دیں کی جب ضیا آنے لگی
غلبۂ اسلام ہوگا ہر طرف — اب ندا پر یہ ندا آنے لگی
بت پرست اب بت پرستی چھوڑ دیں — حق پرستی کی ہوا آنے لگی
سن لیں لاتثریب جملہ مجرمیں — لطفِ حق سے یہ ندا آنے لگی

میرے لب پر بھی اے قرباں علی — بارک اللہ کی دعا آنے لگی

سرزمین حجاز میں فاقہ ۔ عریانی اور گرانی کے مصائب

ہندی مسلمانوں سے اپیل

حسب ذیل تحریک کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو اصحاب اس میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام روپیہ بھجوا دیں۔ روپیہ اکٹھا کر کے حکومت حجاز کو ارسال کر دیا جائیگا یا غلہ ارسال ہوگا۔ (ایڈیٹر)

دنیائے اسلام کا دل و جگر اس خبر کو سنکر پاش پاش ہو گیا ہے۔ کہ حجاز مقدس میں گرانی اور قحط کی قیامت برپا ہے۔ فخر دو عالم باعث تکوین ہیژدہ ہزار عالم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مولد و موطن کی آبادی نان شبینہ کو محتاج ہے۔ اس جگر خراش خبر سے مسلمانان ہندوستان خاص طور پر متاثر ہیں۔

تین چار سال سے عالمگیر جنگ کی وجہ سے سفر حج بند ہے۔ اقصائے عالم نیز ہندوستان کے حاجی اور زوار حرمین شریفین کی زیارت کو نہیں جا سکے۔ اس لئے باشندگان جن کا ذریعہ معاش ہی حجاج کی خدمت اور ان کے نذرانوں سے تھی وہ بند ہے۔ جنگ عالمگیر کی وجہ سے عام اقتصادی تنگی سے دنیا تنگ بے تاب ہے۔ ہر ملک ہر قسم کی بدحالی میں بُری طرح مبتلا ہے۔ ایسے حالات میں ساکنان خطۂ پاک کا فاقہ، عریانی، گرانی کے مصائب سے تباہ ہو جانا قدرتی بات ہے۔

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے جو خطوط ہندوستان حجاج کے پاس آرہے ہیں وہ ایسی دل سوز تباہی کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ کہ درد مند دل بے تاب ہو جاتا ہے۔ جنگ عالمگیر جاری ہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ جلد بند ہو۔ سفر حج بند ہے۔ دعا ہے کہ جلدی بحری و بری راستے پُرامن اور باعافیت طریقہ پر کھل جائیں۔ لیکن جب تک حالات سازگار نہیں ہو جاتے۔ اور ہماری عاجزانہ دعائیں بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کی عزت نہیں پا سکتیں۔ ہم سے سوائے دعا کے اور بھی ایک تدبیر بن پڑ سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمانان ہند جو دولت مند خوشحال تاجر ہیں۔ وہ زکات خیرات مقررہ کے علاوہ اپنے سرمایہ میں سے زائد روپیہ باشندگان حجاز کی امداد کے لئے وقف کر دیں۔ متوسط الحال مسلمان اپنے بے جا اخراجات اور غیر ضروری مصارف بند کر کے جو روپیہ پس انداز کریں۔ فاقہ زدگان حرمین شریفین کو بھیجدیں۔ غربا بھی جو فدائیانِ رسولؐ اور سب سے زائد مجاہد اسلام ثابت ہوئے ہیں۔ اپنی قلیل آمدنی میں سے ایک پائی روزانہ بچا کر اس کارِ خیر میں حصہ لیں۔

ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو حرمین شریفین کی موجود مصائب کا علم نہیں ہے ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہاں آجکل ضروریات زندگی کی ہولناک گرانی ہے۔ قحط ہے سخت بھوک ہے۔ اور عریانی ہے۔ اور یہ تین چار سال سے حجاز میں موجود ہے۔ حاجیوں کی آمد و رفت بند ہے۔ نہیں معلوم کہ یہ حالت کب تک رہے گی۔ اگر مسلمانان ہند نے خاص طور پر فوراً امداد نہ کی۔ تو مرکز اسلام خاکم بدہن بُری حالت میں ہو جائے گا۔ اور ہم مسلمانوں کو اپنی بیخبری، بے پروائی کا قیامت کے دن جواب دینا پڑے گا۔

ہندوستان کے ہزاروں متمول مسلمان کئی سال سے سفر حج ملتوی کرتے چلے آرہے ہیں ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا اپنا سفر خرچ فاقہ زدگان حجاز کو بھیجدیں۔ جب حالات سازگار ہو جائیں گے۔ اور وہ حج کے شرف سے مشرف ہو سکیں گے۔ تو ان کا ایک سفر دو حجوں کی برکت کا سبب ہوگا۔ ورنہ انکی یہ قیمتی امداد بھی بمنزلہ حج ثابت ہوگی ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است + وز ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

دعا کا طالب سید ذوالفقار حسین عفی عنہ مشتاق دواخانہ یونانی مراد آباد

رپورٹ سہ ماہی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا ٹرپ اتوار ۱۴ ہجرت کو صبح ۱۱ بجے سے شام ساڑھے چھ بجے تک نہر پر منایا جس میں خدام و اطفال ہر دو کا علیحدہ علیحدہ سونگھنا۔ چکھنا۔ دیکھنا۔ چھونا۔ نشانہ غلیل۔ رسہ کشی۔ کبڈی۔ تیراکی۔ واٹر پولو وغیرہ کا مقابلہ کرایا گیا۔ بعدہٗ اطفال کا علمی مقابلہ کرایا گیا۔ قرآن کریم ناظرہ۔ نماز باترجمہ۔ زبانی نظمیں وغیرہ اس مقابلہ میں قابل ذکر ہیں۔ خدام کا بھی قرآن کریم ناظرہ۔ نظم (خوش الحانی) کا مقابلہ کرایا گیا۔ نیز خدام و اطفال سے علمی۔ اخلاقی اور تاریخی سوالات کئے گئے۔ ہجری شمسی مہینوں کے نام سنے گئے۔ آخر پر مَیں نے حلقوں پر مختصر تبصرہ سنایا۔ ازاں بعد لاہور کے سہ ماہی اول کے اول حلقے کا نام۔ بہترین رکن کا نام اور کھیلوں میں اول رہنے والوں کے نام سنائے گئے۔ (۱) اول حلقہ ـــــ دہلی دروازہ

(۲) بہترین حلقہ ـــــ عبد الرشید صاحب قریشی

اول حلقے کو سہ ماہی انعامی جھنڈا دیا گیا۔ حاضری سو سے زائد تھی۔ عہد اور دعا کے بعد ٹرپ ختم ہوا۔

محمود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے

(کشف حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جہاں اور پیشگوئیاں نمایاں طور پر پوری ہو چکی ہیں۔ اور آئندہ ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیشگوئی بھی اپنے اصلی معنوں میں اپنے وقت پر پوری ہوگی۔ اور ضرور پوری ہوگی۔

گلگت کا مقام روس میں داخل ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تو موجود ہے۔ لیکن تاحال مسجد احمدیہ تعمیر نہیں ہو سکی۔ جگہ خریدی جا چکی ہے۔ سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ گلگت ایجنسی نے ۱۳۱۹ھش مطابق ۱۹۴۰ء میں جناب ناظر صاحب بیت المال قادیان سے فراہمی چندہ کے لئے منظوری بھی لے لی تھی۔ (الفضل ۲۵ شہادت ۱۳۱۹ھش) لیکن چند ایک مجبوریوں کی وجہ سے نہ ہی چندہ فراہم ہو سکا اور نہ ہی یہ مبارک اور ضروری کام سرانجام پا سکا۔ لہٰذا متمول احمدی حضرات کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ اس کار خیر میں جس قدر اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا محولہ بالا پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے ظاہرہ طور پر بھی راستہ صاف ہو جائے۔ سر دست عاجز گلگت کی جماعت میں شامل نہیں۔ لیکن راستہ کھلنے پر وہاں جانے کے لئے تبادلہ کے احکام جاری ہونے والے ہیں۔ ترسیل زر بنام مرزا معظم بیگ صاحب احمدی ہیڈ کلرک اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ گلگت ہو۔ اور عاجز کو صرف بذریعہ خط مطلع فرمایا جائے۔ تاکہ ایک نزدیک ترین مقام پر حساب محفوظ رکھا جائے۔

خاکسار عبد الکریم خان یوسف زئی احمدی تار ماسٹر پونچھ (کشمیر)

فوری ضرورت

تعلیم الاسلام کالج ہوسٹل قادیان کیلئے ایک باورچی اور ایک کھانا کھلانے والے کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائیگی۔

سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل

خادم صاحب کی علالت

گجرات یکم جون۔ آج بخار کا چونتیسواں دن ہے کم از کم ٹمپریچر ۹۸ اور زیادہ سے زیادہ ۹۹ تھا۔ جو پرسوں اور اترسوں کے ٹمپریچر سے کم تھا۔ بخار اب پھر اترنا شروع ہوا۔ الحمد للہ۔ احباب

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۴۲۲ منکہ امام الدین ولد میاں عبدالغفور صاحب قوم ارائیں پیشہ واقف زندگی عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن حال قادیان (جلہ ارائیں) ڈاکخانہ قادیان (دنیا پور) ضلع گورداسپور (ملتان) صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ر اپریل ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ قریباً ۸۰ بیگہ زمین جو ہم پانچ بھائیوں میں مشترکہ ہے اور ایک مکان خام واقعہ قصبہ جلہ ارائیں جو میرے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ میں زمین اور مکان کے $\frac{1}{5}$ حصہ کا حصہ دار ہوں۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے حصہ کی قیمت اندازاً -/۱۶۰۰ روپے ہوگی (۲) آجکل مجھے تحریک جدید سے مبلغ -/۸/ ۴۲ گذارہ ملتا ہے۔ اس $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میں نے اپنی زندگی میں مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کی یا ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ امام الدین عفی عنہ واقف زندگی حال سپورٹ بورڈنگ تحریک جدید۔ گواہ شد: فضل الٰہی ارشد محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ ابوالبشارة عبدالغفور مبلغ سلسلہ احمدیہ بشارت منزل قادیان۔

نمبر ۷۴۳۸ منکہ محمد عطاء ربی ولد چوہدری فضل اکبر صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۴ سالی تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن گوہر پور ثانی ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{۶}{۴۴}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اسوقت اپنا ذاتی روپیہ نقد -/۳۰۰ روپے ہے۔ جس سے کہ میں تجارت کرتا ہوں۔ اور اس سے مجھے تقریباً -/۲۰ روپے ماہوار اوسط آمدن ہے۔ میں اس جائداد اور حصہ آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ نقد جائداد کا $\frac{1}{10}$ حصہ جلد اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کرونگا۔ حصہ آمد ششماہی ادا کرتا رہونگا۔ اگر میری وفات پر اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ یا کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد عطاء ربی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عطاء محمد صدر دارالبرکات شرقی۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد طفیل ہیلتھ لیکچرار لائلپور۔

نمبر ۷۴۳۶ منکہ عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب عزیز قوم آرائیں عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سرشت پور ڈاک خانہ نندا چور ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{۴}{۴۴}$ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

۱۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دس مرلہ زمین برائے مکان جو کہ میرے والد صاحب نے مجھے دی ہے۔ جس کی قیمت بحساب -/۵۰۰ فی گھماؤں کے حساب سے مبلغ -/۴/ ۳۱ روپے ہے۔ پازیب نقری قیمتی -/۴۰ کلپ طلائی ایک تولہ قیمتی -/۷۵ انام طلائی ایک تولہ قیمتی -/۷۵ روپے۔ سرو ریا نقری قیمتی -/۱۰ روپے اور حق مہر مبلغ دوصد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ یعنی میری کل جائداد مبلغ -/۴/ ۴۳۱ ہوتے ہیں۔ جن کا $\frac{1}{10}$ حصہ مبلغ -/۲/ ۴۳ ہوتا ہے۔ الامتہ:۔ عزیز بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن ٹرینی کلرک سول سنٹرل گورنمنٹ ہائی سکول ملتان۔ گواہ شد:۔ فتح محمد ہیڈ ماسٹر چک

اعلانِ نکاح

کیپٹن مظفر علی صاحب بی۔ اے۔ آئی۔ اے۔ او۔ سی کا نکاح ثانی ڈاکٹر سعیدہ اختر صاحبہ ایل۔ ایم۔ ایف بنت سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے کے ساتھ اڑھائی ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۴ ہجرت حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مسجد اقصیٰ الفضل قادیان میں پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین (خاکسار شیخ عبدالواحد دار المجاہدین قادیان)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے چودہ مسلمان ممبر مسلم لیگ کی مجلس عمل کے وزیر اعظم پنجاب کے متعلق فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مسلم لیگ سے مستعفی ہو گئے ہیں

لاہور ۲ر جون۔ ہفتہ وار پریس کانفرنس میں اعلان کیا گیا۔ کہ امرتسر میں راشن بندی ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ لاہور میں بھی یکم جولائی سے قبل راشنی سسٹم کے جاری ہونے کا امکان نہیں۔

امرتسر ۲ر جون۔ کانٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کی وجہ سے کپڑے کی دکانوں پر وسیع پیمانہ پر چھاپے مارے گئے۔ اور کئی تاجروں کے لائسنس منسوخ کئے گئے

دہلی ۲ر جون۔ کپڑے کی قلت کو دور کرنے اور کنٹرول نرخوں پر اس کی دستیابی کے امکانات کو زیادہ قوی کرنے کی تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کپڑے کے دکانداروں کی تعداد کم کر دی جائیگی۔ صرف ان لوگوں کو اس تجارت کا لائسنس دیا جائیگا جو ۱۹۳۹ء میں یہ کام کرتے تھے۔ کپڑے کی تقسیم کے لئے ملک کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا

لاہور ۲ر جون۔ چوک متی کے واقعہ کے سلسلہ میں دو مزید مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں۔ اب تک ۵۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ جو سب بھاٹی دروازہ کے باشندے ہیں۔

کراچی ۲ر جون۔ پیر الٰہی بخش وزیر تعلیم سندھ کل اپنے دفتر میں تھے۔ ان کی بیگم صاحبہ ان کا بھرا ہوا ریوالور ٹرنک میں رکھ رہی تھیں کہ وہ اتفاقاً چل گیا اور وہ وہیں ہلاک ہو گئیں۔

بمبئی ۲ر جون۔ مسٹر ساورکر صدر آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندو سبھائیوں کو چاہیئے۔ کہ گاندھی جی کی اہلیہ کستوربائی کے میموریل فنڈ میں ایک پائی نہ دیں۔ جو کچھ خرچ کرنا ہو۔ ہندو سنگھٹن پر کریں

لنڈن ۲ر جون۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ۱۵ ڈویژن اتحادی فوج جزیرہ کارسیکا میں جمع ہو چکی ہے۔ اور جنوبی یورپ پر حملہ کرنے کیلئے بالکل تیار ہے۔

سرینگر ۲ر جون۔ [illegible] کانفرنس ہوا [illegible] میں مسٹر جناح نے احمدیوں کو بھی عام مسلمانوں کے طور پر شامل کیا۔ میرواعظ پارٹی نے اس سوال پر مستعفی ہونے کی بھی دھمکی دی۔ لیکن مسٹر جناح نے اس کی کوئی پروا نہ کی۔

لنڈن ۲ر جون۔ اتحادی فوجیں روم کی طرف بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس شہر کے انجام کے متعلق قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ وشی ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ جرمن روم کو کھلا شہر قرار دے چکے ہیں۔ اس لئے اس کی حفاظت نہیں کی جائے گی۔ اسے خالی کرنیکے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ ہزاروں لوگ گسٹاپو کے خوف سے بھاگے بھاگے پھر رہے ہیں۔ اکثر جرمن روم سے جا چکے ہیں۔ اور اطالوی بھوکوں مر رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمنوں نے روم کے جنوب میں ایک نئی ڈیفنس لائن بنالی ہے۔ اور وسیع رقبہ میں سرنگوں کا جال بچھا رکھا ہے۔

پشاور ۲ر جون۔ سوشلسٹ لیڈر مولوی عبدالرحیم صاحب پوپلزئی کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد کل فوت ہو گئے۔

لاہور ۲ر جون۔ ڈائرکٹر سول سپلائز نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ گزشتہ سال پنجاب کے لئے کھانڈ کا کوٹہ ۱۲۰۰۰۰ ٹن تھا۔ جو اس سال کے لئے ۱۴۳۰۰۰ ٹن کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲ر جون۔ اٹلی کی ایک خبر رساں جرمن ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ شمالی افریقہ میں اتحادیوں نے دس پیدل ڈویژن اور پانچ ٹینک ڈویژن فوج جمع کر رکھی ہے۔ یورپ کے مغربی ساحل پر حملے کے ساتھ ہی یہ فوج بھی میدان میں آجائے گی۔

چنگنگ ۲ر جون۔ ایک چینی اعلان مظہر ہے۔ کہ جاپانی فوجوں کے زبردست دستے چنگشاؤ کی بیرونی بستیوں میں پہنچ گئے ہیں۔ چینی اس شہر کو خالی کر رہے ہیں۔ تمام سڑکوں اور ریلوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ چینی فوجیں اس علاقہ میں ایک زبردست لڑائی کی تیاریوں میں ہیں۔

لنڈن ۲ر جون۔ کہا جاتا ہے کہ یورپ کے مقبوضہ ممالک میں جو وطن پرست خفیہ طور پر جرمنی کے خلاف تحریکوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ کمیونسٹ ہیں۔ اور روس ان کو بہت مدد دے رہا ہے۔ اور اس طرح یورپ میں سٹالن کے اس بڑھتے ہوئے رسوخ کو برطانی مفاد کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ برطانیہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ روس ان تحریکوں کی امداد کرے۔ جو برطانی امپیریلسٹ مفاد کے خلاف ہوں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ کمیونسٹوں نے برطانوی سرمایہ داروں کی پولینڈ میں واقعہ سونے کی کانوں کو ضبط کر لیا ہے۔

دہلی ۲ر جون۔ حکومت ہند نے ایک برطانی کمپنی یونائیٹڈ کنگڈم کمرشل کارپوریشن کو روس کو ہندوستانی مال مہیا کرنے کے لئے سوا کروڑ روپیہ کا ٹھیکہ دیا ہے۔

لنڈن ۲ر جون۔ بہت سے امریکن بمبار اور فائٹر کل بحیرہ روم کے اتحادی اڈوں سے اڑ کر روس میں جا پہونچے۔ اور روس کے ان ہوائی اڈوں میں کام کرینگے۔ جو حال میں بنائے گئے ہیں اور جن کی تیاری کا کام فروری ۱۹۴۴ء سے شروع تھا۔ امریکی جہازوں کا ان اڈوں میں پہنچ جانا لڑائی کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ روس جاتے ہوئے ان جہازوں نے رومانیہ میں جرمن ٹھکانوں پر بمباری کی۔

لنڈن ۲ر جون۔ پانچویں امریکن فوج نے اٹلی میں والمنٹونے اور ولٹری پر قبضہ کر لیا ہے۔ ولٹری کے لئے بڑے زور کی لڑائی ہوئی۔ یہ دونوں مقام بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ دشمن کی ڈیفنس لائن میں اتحادیوں نے جو دراڑیں پیدا کر رکھی ہیں۔ انہیں اور چوڑا کیا جا رہا ہے۔ سترہ میل پیچھے آٹھویں فوج نے بھی بعض اہم جگہوں پر قبضہ کیا۔

لنڈن ۲ر جون۔ مئی کے مہینہ میں ہوائی حملوں کیلئے موسم ایسا اچھا رہا ہے کہ گزشتہ دس برس میں نہ ہوا تھا۔ اتحادی طیاروں نے اس ایک ماہ میں ۳۷ ہزار ٹن بم دشمن کے ٹھکانوں پر گرائے۔ اور ۴۲ ہزار بار پرواز کی۔

ماسکو ۲ر جون۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جرمنوں نے جاسی میں روسی مورچوں پر ٹینکوں اور پیدل دستوں کی مدد سے بڑے زور کا حملہ کیا۔ مگر روسیوں نے منہ توڑ جواب دیا۔